رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶۱

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا — بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا — فسبحان الذی اخزی الاعادی

۱۱۷۱ پیر اکبر علی
pure city

فیروزپور
Fero

ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

فاروق

ایڈیٹر و پروپرائٹر میر قاسم علی

جلد ۵ | یوم پنجشنبہ مورخہ یکم جولائی سنہ ۱۹۲۰ء مطابق ۱۴ شوال سنہ ۱۳۳۸ ہجری | نمبر ۱۶-۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

۱۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ خدا کے فضل سے بخیریت ہیں۔

۲۔ تبادلہ بابو رحمت اللہ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ خدا کے فضل سے مریدکے اسٹیشن پر مستقل ہو گیا پہلے دیرکا میں تھا۔ آئندہ دوست اسطرف آنیوالے مریدکے مجھ سے ملاقات فرما کر جایا کریں۔

۳۔ ایک احمدی کا اعزازی خطاب۔ افراد کی عزت قوم کی عزت ہے منشی برکت علی صاحب سٹنٹ سیکرٹری انجمن احمدیہ شملہ سپرنٹنڈنٹ دفتر ڈائرکٹر جنرال انڈین میڈیکل سروس شملہ کو گذشتہ سالگرہ ملک معظم کے موقعہ پر یعنی ۳ جون کو گورنمنٹ عالیہ کیطرف سے اعلیٰ خدمات کے سلسلہ میں خانصاحب کا خطاب عطا ہوا منشی صاحب کو اس عزز خطاب پر دفتر فاروق کیطرف مبارکباد ہو۔

درخواست دعا۔ سردار امیر محمد خاں خلف سردار امام بخش خانصاحب تمندار کی طبیعت علیل ہے۔ احباب اونکی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

ایک نہایت نایاب کتاب

براہین احمدیہ پر مولوی محمد حسین بٹالوی نے جو ریویو اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ کی جلد ہفتم بابت سنہ ۱۸۸۴ء کے مختلف نمبران میں تحریر کیا تھا جسمیں اسنے یہ لکھا تھا کہ "اے خدا اس خاکسار و شرمسار گنہگار (محمد حسین) کو بھی اس کتاب کی اخص برکات سے فیضیاب کر" اسی ریویو کا کل نسخہ برائے فروخت دفتر فاروق میں آیا ہے۔ ریویو تو ۱۹۲ صفحات پر ہے۔ مگر یہ وہ شخص کی تحریر ہے جو تاحیات محمد حسین کو پانی پانی اور مخالفین سلسلہ کو عرق ندامت میں غرق کرتا رہا۔ یہ وہ ریویو ہے جسکا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں اور احمدیہ لٹریچر کی مختلف تالیفوں میں اکثر جگہ آیا ہے۔ یہ وہ ریویو ہے جو تمام آنے والی نسلوں کو بٹالوی پر کف افسوس مل مل کر حیرت و تعجب میں ڈالتا رہیگا۔ کہ جو شخص اسقدر مسیح موعود کا مصدق تھا وہ اسقدر مکذب ہو گیا۔ یہ ریویو کسی احمدیہ لائبریری میں محفوظ رکھنے کے قابل ہے جو اپنی حیثیت میں کمال اور آئندہ زمانہ کے لئے یادگار رکھنے کے قابل ہے کیونکہ اب اسکا ملنا ناممکن ہے۔ نہایت نایاب چیز ہے۔ صرف ایک نسخہ ہے جسکی قیمت پچیس روپیہ ہے۔ پہلی درخواست منظور ہوگی۔ جلد درخواست آنی چاہیئے

مینجر فاروق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غزل

از مکرمی مولوی سید صادق حسین صاحب
صادق - اٹاوی

دیکھتے ہیں جلوہ حکمت خدا ہم پھول میں
ثبت ہیں نیرنگی قدرت کے دفتر پھول میں
روپ کیا نکھرا ہے پاکیزہ ہے رنگت کسقدر
ہے مہک کیا پیاری پیاری رچ رہی ہر پھول میں
غنچے کھل کھلکر ہزار دل دے رہے ہیں اک صدا
راز سر بستہ کہے اللہ اکبر پھول میں لو
کہتے ہیں صل علیٰ آلِ نبی مستِ الست
پائے بھینی بھینی خوشبو تازہ تر ہر پھول میں
روئے خالق کے لئے ہر برگ گل آئینہ ہے
نورِ حق ہم دیکھتے ہیں جلوہ گستر پھول میں
بستۂ توحید سے جنکیں نہ کیوں مثل ہزار
مل گئے جنکو مئے عرفاں کے ساغر پھول میں
مست یادِ ساقی کوثر سے ہم ہر دم رہیں
اس لئے ہے نقش شکل جام کوثر پھول میں
ڈالی ڈالی دے رہی ہے قدرت حق کا پتا
پتے پتے سے عیاں ہے شان داور پھول میں
پارۂ مصحف کا ہے زریں ورق ہر پنکھڑی
آیت اللہ یعنی ہے صورت زر پھول میں لو
چشم حق بیں کو نہو کیوں دید گل کی آرزو
صاف باطن دیکھتے ہیں نورِ دلبر پھول میں
صورت و سیرت میں ہر انسان ہو گل کی طرح
کر رہی ہے یہ اشارہ شانِ داور پھول میں
روئے گل پر قطرۂ شبنم شعاع مہر سے
دیکھئے کیا ضو فگن ہے مثل اختر پھول میں
دلکو ہر دم ہے ہوائے سیرِ گلشن کی ہوس
فکر خو! ہے آرزو اپنا بنے گھر پھول میں
دولت حسن ازل پامال غارتگر نہ ہو
دست گلچیں کے لئے ہے خار نشتر پھول میں

پاس خاطر ہے شکستہ دل کا منظور اسقدر
خار سے لیتی ہے قدرت کار خنجر پھول میں
نکہت گل سے مشام جان نہو کیوں باغ باغ
روح عنبر کے چھپائے حق نے کنز پھول میں
شاہ ہو گم یا زن درویش ہو سب کے لئے
عام رحمت سے ملا ہے خاص زیور پھول میں
بوئے گل نے دم میں زندہ کر دئیے ہیں مردہ دل
کیا قیامت ہے کہ ہے تاثیر محشر پھول میں
گہری سبزی میں سفیدی کسقدر ہے خوشنما
تازگی کتنی طراوت کیسی ہے تر پھول میں
رازدار سرِ وحدت منہ بندی کلیاں ہیں گر
مہر خاموشی کا منظر دیکھ لو ہر پھول میں
لعل و گوہر میں کہاں ہے اون جواہر کا وجود
جو طراوت اور نکہت کے ہیں جوہر پھول میں
جب گلاب آیا نظر تو ہم کو یہ دہوکا ہوا
روشن اخگر ہے کہ ہے یاقوت احمر پھول میں
آتش رخسار گل کی اسکو شاید لو لگی
شاخ گل پر شعلہ زن ہے ایک مجمر پھول میں
فرقتِ یارِ ازل کا اسکے دل میں درد ہے
جسکی رہ رہکر چمکتا ہے مثل اختر پھول میں
ہستی باری کا ہمکو ہو گیا بیشک یقیں
سورۃ الحمد کی تفسیر ہے پکر پھول میں
چار سوئے گل لکھے قدرت نے نام چار یار
یعنی بوبکر و عمر عثمان و حیدر پھول میں
قتل ناحق کردیا ابن سبا کی آل نے
خون عثماں پھوٹ نکلا رنگ بنکر پھول میں
گیسوئے مشکین احمد کی فضا ہی جاتی ہے نعت
اسلئے موسن لبسارکتے ہیں منبر پھول میں
اک گلاب ایسا ریاض قدس ہی ہمکو ملا
جسکی خوشبو آئی نہیں ہرگز بہتر پھول میں
ظالموں کے ہاتھ سے یہ بھی ہے اے خونیں جگر
ہے عیاں ہمرنگی آل پیمبر پھول میں لو
صادق - رنگیں بیاں کو صدق ہے بے پنہ
چاہتا ہے اس لئے رنگ ابو ذر پھول میں

چند نایاب کتابیں

مندرجہ ذیل کتابوں کا صرف ایک ایک نسخہ موجود ہے جو بالکل نایاب - لہذا شائق احباب جس کتاب کو پسند کریں فوراً منگا کر مستفید ہوں ورنہ پھر انہیں سے کسی کتاب کا ملنا محال ہوگا۔

مقالات الاحسان - یہ ایک تزکیہ نفس اور اصلاح قلب کیلئے نہایت نافع کتاب ہے نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے فتوح الغیب شیخ عبد القادر صاحب معروف پیر دستگیر سے اسکا انتخاب کر کے سلیس اردو میں ترجمہ کیا اعلیٰ لکھائی عمدہ کاغذ پر آگرہ کے مشہور عالم مطبع مفید عام میں چھپوایا - کتاب موصوف ۳۲۲ صفحہ کی ہے بلحاظ مضامین بے بہا بنظر لکھائی چھپائی کاغذ نفیس بوجہ نایابی اسکی قیمت صرف تین روپیہ علاوہ محصولڈاک ہے - صرف ایک نسخہ ہے۔

لغیتہ الرائد فی شرح العقائد - یہ عقائد کی مشہور کتاب "عقائد نسفی" کی شرح بزبان فارسی سلیس ہے - اسمیں اہل سنت والجماعت کے عقائد کا بیان ہے جسکا معلوم کرنا ضروریات ایمان سے ہے نواب بھوپالی نے اسکی یہ شرح حدیث و قرآن کے آیات سے مطابق کر کے لکھی ہے اعلیٰ کاغذ و لکھائی و چھپائی سے مزین - تقطیع کلاں صفحات ۱۰۸ ہیں اسکے ساتھ دوسری کتاب اسیطرح کی فارسی زبان میں "افادۃ الشیوخ" ہے جسمیں ناسخ و منسوخ آیات و احادیث کی خوب بحث کی گئی ہے اور بڑی بڑی ضخیم کتابوں کا نچوڑ اور لب لباب ناسخ منسوخ کے متعلق جمع کردیا ہے ۸۴ صفحہ پر ختم ہوئی ہے تقطیع کلاں ہے تیسرا رسالہ اسکے ساتھ "حل سوالات مشکلہ" ہے جو اسی تقطیع پر اسی مصنف کی تصنیف سے ہے اسمیں ۲۲ مشکل سوالات کا حل ہے - جنکا تعلق مذہب اسلام سے ہے - بوجہ نایابی قیمت ان تینوں کی صرف پانچ روپیہ ہے - علاوہ محصولڈاک

پتہ - منیجر فاروق ایجنسی قادیان - ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

فاروق

قادیان۔ مورخہ یکم جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

کلام الامام

از مسیح موعود علیہ السلام

زمانہ کی موجودہ حالت اس پُر آشوب زمانہ میں جو غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حدود کی پرواہ نہیں کیجاتی۔ اور یہ حالت اہل دنیا کی ہو رہی ہے۔ کہ اگر ذرا سا نقصان بھی دنیا کا دیکھیں تو اسکے لئے دین کے بہت بڑے حصہ کو چھوڑ دینے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ طرح طرح کے امتحانوں میں دیکھا جاتا ہے کہ انسان کسطرح خدا سے بُعد اور دوری اختیار کرتا اور اس کے اوامر و حدود کی پرواہ نہیں کرتا ہے مثلاً عدالتوں کے موقعوں پر دیکھتے ہیں کہ کسطرح معصیت کرتے ہیں۔ ایسا ہی نفسانی جذبات کے وقت خدا تعالےٰ کی عزت و عظمت کا کوئی پاس نہیں کیا جاتا

پس ایسے وقت اور ایسی حالت میں ہماری جماعت کے لئے یہی نصیحت ہے کہ وہ خدا ترسی اور تقوےٰ اختیار کریں۔ کیونکہ اس جماعت کے قائم کرنے سے اللہ تعالےٰ کا یہی مطلب ہے کہ سچی تقوےٰ اور اخلاص جو بالکل اٹھ گیا ہے اور سچا ایمان جو نہیں رہا اسکو پھر قائم کرے اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ نیکی اور تقوےٰ کا بیج ضائع کرے وہ جب دیکھتا ہے کہ ایک فصل ضائع کی گئی ہے تو دوسری فصل طیار کر دیتا ہے پس یاد رکھو

ہمارے مبعوث ہونے کی اصل غرض یہی ہے کہ پھر تقوےٰ کی زندگی بحال ہو

یہی قرآن شریف بتاتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اسکا وعدہ اسیطرح موجود ہے اور قرآن شریف بھی تازہ بتازہ محفوظ ہے اور احادیث کا بھی اسقدر حصہ جو قرآن اور سنت کے خلاف نہیں موجود ہے۔ مگر جو چیز نہیں رہی وہ یہی تقویٰ ہے کلام الٰہی پر ایمان لانا اور اس کے موافق عملی حالت کو درست کرنا نہیں رہا۔

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ جب وہ دیکھتا ہے کہ کوئی اس کا نام لینے والا اور اخلاص اور پاکیزگی سے عبودیت کا اظہار کرنے والا نہیں رہا تو اسکی الوہیت تقاضا کرتی ہے کہ ایک مردہ قوم کی بجائے ایک زندہ قوم کو کھڑا کر دیتا ہے۔ اسی غرض کے لئے اسی سنت کے موافق اس نے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔

حقیقت تقویٰ اور نیکی

یاد رکھنا چاہیئے کہ نیکی کی حقیقت اتنی ہی نہیں کہ بعض لوگ کسی شر سے ذرا سا پرہیز کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نیک ہیں مثلاً ایک کہتا ہے کہ میں نے کبھی چوری نہیں کی یا فلاں شخص موجود نہ تھا۔ اور میں نے اسکے گھر کو آگ نہیں لگا دی۔ ایسی شرارتوں سے بچنا تو درحقیقت کوئی اعلیٰ درجہ کی نیکی نہیں ہے بہت سے جانور بھی ایسے ملیں گے جنمیں یہ صفات پائے جاتے ہیں۔ میاں حسین بیگ نام ایک شخص تھا اس کے پاس ایک کتا تھا وہ روٹیوں کے پاس بیٹھا رہتا تھا۔ اور ہرگز نہ کھاتا تھا۔ اور نہ کسی کو اٹھانے دیتا تھا۔ ایسا ہی ایک بلی کی بابت سنا تھا کہ اسکو بھی ایسا ہی سکھلایا گیا تھا۔ بعض لوگوں نے اتنی تا ایک کوٹھڑی میں گوشت۔ حلوا وغیرہ جو اس کی مرغوب چیزیں تھیں رکھدیں اور اسکو بند کر دیا تین دن کے بعد جب دروازہ کھولا تو دیکھا کہ وہ چیزیں ثابت پڑی ہوئی تھیں۔ اور بلی مری ہوئی تھی۔ انسان کو ان واقعات کو سنکر شرم کرنی چاہیئے کہ ان جانوروں نے انسان کے حکم کو ایسا مانا کہ جان دیدی اور یہ انسان ہوکر خدا کے حکم کو نہیں مانتا۔

اسی طرح بہت سے کتے ایسے موجود ہیں کہ وہ ایسی وفاداری کرتے ہیں کہ انسان خدا کے ساتھ نہیں کرتا۔ جب اس میں وفاداری نہیں ہے۔ تو پھر خدا تعالےٰ کے فیوض کیسے نازل ہوں۔ دیکھو انسان کو وہ قوے دئے گئے ہیں کہ دوسری کو نہیں ملے۔ پھر نری شر سے پرہیز کامل نیکی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اسمیں بہایم بھی شریک ہیں گھوڑے بھی وفادار ہوتے ہیں اور بہت سے کرتب کرتے ہیں جھک جاتے ہیں چابک گر جاوے تو اٹھا کر پکڑا دیتے ہیں۔ اس لئے انسان کا یہ فخر کرنا کہ چند گناہ جو خود اس نے گنے ہوئے ہیں نہیں کرتا یہ تو بہایم سیرت انسانوں کا کام ہے۔ جو موٹے موٹے گناہ کرتے ہیں ایسے لوگ کتے بلی کیطرح ہوتے ہیں جنہوں نے جب برتن کھلا دیکھا تو منہ مار لیا۔

اسی طرح وہ انسان انسان نہیں بلکہ کتے بلی ہیں۔ جو اپنی حرکات میں خدا کے احکام کی رعایت نہیں رکھتے آخر وہ پکڑے جاتے ہیں۔ اور زنداں میں رکھے جاتے ہیں۔ جیل خانوں کو جا کر دیکھو تو معلوم ہوگا۔ کہ کسقدر مسلمان انہیں میں کیا کہا شعر ہے

حضرتِ انساں کہ حدِّ مشترک را جامع است
مے تواند شد مسیحا مے تواند خر شدن

پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ خدا کے سامنے دل کو صاف کرے اور اسکی محبت اور یاد کا سلسلہ جاری رکھے اور اسکے لئے نماز سے بہتر کوئی چیز نہیں تبدیلی کے لئے بہتر ذریعہ نماز ہی ہے جس سے خدا اندر داخل ہو جاتا ہے (الحکم [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی اشرف علی تھانوی نیوگ کی حمایت میں

از الطاف حسین صاحب انچولوی

مسلمانوں نے جب سے خدا تعالےٰ کی فرمانبرداری اور اسکے احکام پر عمل کرنا چھوڑا ہے تو عجیب عجیب قسم کے عقائد اور طرح طرح کے من گھڑت مسئلے ایجاد کر کے انکو اپنا دستور العمل بنا لیا ہے۔ اور ان ڈھکوسلوں پر بیحد نازاں ہیں۔ اور ان خود تراشیدہ عقیدوں کی اندھا دھند پیروی میں یہ بھی نہیں دیکھتے کہ ہمارا قدم کس طرف پڑ رہا ہے۔ غرضیکہ آج مسلمان کہلانے والوں کی وہ حالت زار ہے کہ جسکا نقشہ کھینچنا کوئی آسان کام نہیں۔ انکی اس حالت کو دیکھ کر اللہ تعالےٰ نے جو قدیم سے اپنے بندوں کی دستگیری کرنے کیلئے اپنے انبیاء بھیجتا رہا ہے۔ اس زمانہ میں بھی اپنی اسی قدیم سنت کے ماتحت اور اپنے اس وعدہ کو پورا کرنے کی غرض سے جو قرآن کریم میں اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ کے الفاظ میں کہا گیا ہے۔ اپنا ایک عظیم الشان مصلح اور نبی بھیجا۔ تاکہ وہ اندھیرے اور ظلمت میں ہاتھ پیر مارنے والی اور صراط مستقیم سے بھٹک جانیوالی دنیا کو خدا تعالیٰ کے نور کی روشنی دکھا کر ہدایت اور رشد کی شاہراہ پر قایم کرے۔ مگر افسوس اور حسرت ہے ان پر کہ وہ بجائے اسکے کہ اس محسن اور حقیقی ہمدرد اور بہی خواہ کی آواز پر کان دہرتے اور اسکے کہنے پر عمل پیرا ہوتے الٹے اسکی مخالفت کرتے اور اسکو برا بھلا کہتے ہیں۔ اگر ایک اٹھکر اسکو کافر اور مرتد کا خطاب دیتا ہے تو دوسرا مفسد اور دغا باز کے لقب سے پکارتا ہے۔ غرضیکہ اگر ایک دنیا دار اور شکم پرست بناتا تو ایک اور کھڑا ہو کر کوئی اور ہی راگ الاپتا ہے جتنے منہ اتنی ہی باتیں ہوتی ہیں۔ اور ہر طرح اسکے مٹانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ جو اسکا بھیجنے والا ہے۔ ہر دم اور ہر وقت اسکی مدد کرتا ہے۔ اور جو اسکے مقابلہ کے لئے اٹھتا ہے وہ ذلیل اور خوار ہو کر گوشہ گمنامی میں ہمیشہ کے لئے جا چھپتا ہے اسکی مخالفت سے پہلے اگرچہ اسکی کتنی ہی عظمت اور وقعت کیوں نہ ہو۔ مگر وہ سب خاک میں ملا دی جاتی ہے۔ مختصر یہ کہ خدا تعالےٰ اپنے فرستادہ کی ہر طرح مدد اور نصرت کرتا اور اس کے دشمنوں کو ہلاک اور برباد کر دیتا ہے۔ میں جو بات کہنی چاہتا تھا اس سے بظاہر بہت دور نکل گیا ہوں۔ مگر نہیں اسکے پیش کرنے سے میرا یہ مطلب ہے کہ تا معلوم ہو کہ انبیاء کا مقابلہ کرنے والے کس کھوپری اور دماغ کے لوگ ہوتے ہیں۔

"اب میں اصل مضمون کیطرف آتا ہوں اور آجکل کے سراج العلما، تاج الفضلا حضرت اقدس مولانا مولوی حاجی حافظ شاہ" اور "حکیم الامتہ" کے بیان کردہ چند مسئلہ کتاب "بہشتی زیور" سے نقل کر کے دکھاتا ہوں کہ اس عقیدہ اور آریوں کے مسئلہ "نیوگ" میں صرف چند الفاظ کی کمی بیشی کے سوائے اور کوئی فرق نہیں ہے۔ تھانوی صاحب

تھانوی اور دیانندی نیوگ

فرماتے ہیں "[...] تھیاں برسیں میں ہے۔ اور مدت گذر گئی برسیں گذر گئیں۔ کہ گھر میں نہیں آیا۔ اور یہاں لڑکا پیدا ہو گیا۔ تب بھی وہ حرامی نہیں اسکے شوہر کا ہے" "بہشتی زیور" چوتھا حصہ صفحہ ۲۷ سطر ۴ مطبوعہ اختر ہند پریس سہارنپور۔ اس کے مقابلہ میں ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۵ کو رکھکر پڑھیں۔ جہاں لکھا ہے "کہ اگر بیاہا خاوند دھرم کی غرض سے غیر ملک کو گیا ہو۔ تو بیاہی عورت آٹھ برس اور اگر علم و نیک نامی کے لئے گیا ہو تو چھ برس اور دولت وغیرہ کے مقصد کے لئے گیا ہو تو تین برس تک انتظار کر کے پھر نیوگ کر کے اولاد پیدا کرلے" اب مولوی تھانوی صاحب یا کوئی انکے خلیفہ یا مرید فرمائیں کہ اس حوالہ میں اور آپکی منقولہ بالا تحریر میں سوائے سالوں کی مدت کے اور کیا فرق ہے۔ سوامی صاحب تو آٹھ اور چھ اور تین سال کی قید لگاتے ہیں۔ مگر تھانوی صاحب نے کوئی حد ہی مقرر نہیں کی جسکا سبب یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر صاف صاف حد مقرر کر دی تو لوگ کہیں گے۔ کہ جو آریوں کا عقیدہ ہے وہی مولوی صاحب کا بھی ہے۔ چونکہ آپ "حکیم الامتہ" ہیں اس لئے ایسا نسخہ تجویز فرمایا۔ کہ جس سے آنکھوں میں دھول پڑ جائے۔ اور کوئی نہ سمجھ سکے۔ کہ تھانوی صاحب کا عقیدہ کیا ہے۔ مگر ع تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔ آخر معلوم ہو ہی گیا کہ حضرت سراج العلما کی روشنی کیا ہے۔ میں مولوی صاحب کو ہی منصف بناتا ہوں اور ان سے پوچھتا ہوں کہ جو بچہ خاوند کی غیر حاضری اور وہ بھی معمولی غیر حاضری نہیں بلکہ ایک لمبی اور طویل مدت ہو گئی ہو برسیں گذر گئیں سے آپنے تعبیر فرمایا ہے۔ پیدا ہوا ہو وہ کسطرح "حرامی" نہیں؟ کم از کم میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ کوئی عورت جسکا خاوند مدت سے اپنے گھر موجود نہ ہو اور پیچھے ایک لمبی مدت کے بعد اسکے لڑکا بھی پیدا ہو جاوے اور اسکی پیدائش ناجائز نہ ہو؟ کیا دنیا کا کوئی عقلمند انسان (سوائے مولوی صاحب) کے ایسا خیال کر سکتا ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔

اشرفی نیوگ

یہ تو شادی شدہ عورت کے لئے مولوی صاحب کا فتویٰ ہے۔ اب اس کے متعلق بھی جسکا صرف نکاح ہو گیا ہو احکام سن لیجئے اور مولوی صاحب کی عقل کی داد دیجئے۔ فرماتے ہیں کہ "نکاح ہو گیا لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ کہ لڑکا پیدا ہو گیا۔ تو وہ لڑکا شوہر کا ہے۔ حرامی نہیں اور اسکا حرامی ہونا درست نہیں" وہی بہشتی زیور حصہ چہارم صفحہ ۲۰۔ اسکے تو مولوی صاحب سوامی جی سے بازی لے گئے۔ کیونکہ سوامی جی تو نیوگ کی اجازت ایسی حالت میں دیتے ہیں۔ کہ جب مرد بیمار ہو یا اولاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا کرنے کے ناقابل ہو۔ وغیرہ وغیرہ غرضیکہ وہ تمام حالتیں ایسی ہیں جسمیں عورت خاوند کے گھر رہتی ہے۔ مگر مولویصاحب فرماتے ہیں۔ کہ "ابھی رخصتی بھی نہیں ہوئی" تب لڑکا پیدا ہو تو بھی اسکی پیدائش ناجائز نہیں ہے۔ کیوں مولوصاحب وہ کس عقل اور حکمت کی حد سے "حرامی" نہیں مسلمانوں میں عام طور سے یہ رسم ہے کہ جب تک رخصت نہ ہو لڑکا سسرال میں آتا جاتا نہیں۔ اور اس سے کوئی ایسا گہرا تعلق نہیں ہوتا۔ ایسی حالت میں یہ عذر بھی پیش نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ممکن ہے کہ لڑکا اپنی سسرال آیا گیا ہو۔ کیونکہ اسوقت تک تو وہ بالکل ایک غیر کی طرح رہتا ہے۔ تو کس طرح کوئی عقل قبول کر سکتی ہے۔ کہ جب اس قسم کی حالت ہو۔ اور بچہ پیدا ہوا تو وہ ناجائز نہ ہو حضرات مولوصاحب نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر اور بھی حکم صادر فرمائے ہیں کہ "غیر عورت کو اپنی بی بی سمجھکر دھوکے سے صحبت کر لی پھر اسی دن پیٹ رہ گیا تو یہ بچہ حرامی نہیں" بہشتی زیور۔ چوتھا حصہ صفحہ ۶۰ بھلا کوئی ان ذات شریف سے پوچھے کہ کیا کوئی اندھا ہے۔ یا اسکی حس بالکل ماری گئی ہے۔ کہ وہ شناخت ہی نہیں کر سکتا۔ پھر اگر بفرض محال مان بھی لیا جائے۔ کہ مرد سے ایسا ہو گیا۔ تو عورت کو کیا ہوا تھا۔ یا وہ بھی بھولکر اُسکو اپنا خاوند ہی سمجھتی رہی۔ اور روز کے دیکھے بھالے کو اسطرح بھول گئی کہ اپنے اور غیر مرد میں کوئی مابہ الامتیاز ہی نہ رہا۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ مولویصاحب نے یہ مسائل کس وقت اور کس جگہہ بیٹھ کر ایجاد کئے ہیں۔ پھر لطف یہ ہے کہ یہ کتاب صرف عورتوں اور لڑکیوں کے لئے ہی لکھی گئی ہے۔ اور طرفہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی آیت فالصٰلحٰت قٰنتٰت حٰفظٰت للغیب بما حفظ اللہ کے مضمون پر عمل کرانے کا طریقہ بتلانے کے لئے محض عورتوں اور لڑکیوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ مولویصاحب آپ ہی اپنے ایمان سے فرمائیں کہ کیا قرآن کریم (نعوذ باللہ) ایسی ہی گندگی اور فحش تعلیم ہے۔ کیا اس کتاب کو پڑھکر عورتوں کو جرأت نہ ہوگی کہ وہ بدکاری اور فواحش کو مولویصاحب کے احکامات کے ماتحت قرآن کی ہی تعلیم سمجھیں۔ خصوصاً بدکار عورتوں کیلئے تو یہ کتاب "ڈی کی آڑ" اور سپر کے بجائے ہو گئی۔ اگر ان سے کوئی پوچھے کہ ایسا کیوں کیا تو جھوٹ مولوی صاحب کا فتوےٰ دکھا کر اُسکو خاموش کر سکتی ہیں۔

حیف ہے اس مولویت پر اور حسرت ہے ایسی قرآن دانی پر اور افسوس ہے آپکی فہم و فراست اور علم و فضل پر ایسے علم سے تو وہ جہل بہتر ہے جسمیں کہ اس قسم کی بے حیائی کی باتیں نہ معلوم ہوں۔ کیا کوئی باغیرت اور شریف انسان اپنی بہو بیٹیوں کو اس قسم کی کتابیں پڑھا سکتا ہے نہیں اور ہرگز نہیں۔ غالباً انہیں باتوں کو معلوم کر کے اکثر رئیسوں اور تعلقداروں نے اپنے یہاں اس کتاب کا داخلہ بند کر دیا ہے۔ اور اکثر حنفی علماء نے جہانتک اُن سے ہو سکا بذریعہ تحریر و تقریر اسکے روکنے کی کوشش کی ہے۔ یہ چند باتیں بطور نمونہ عرض کی ہیں۔ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ بس مولانا اشرف علی صاحب کے تیار کئے ہوئے بہشتی "زیور" یہی ہیں۔

اس سے بھی بڑھ چڑھ کر مسائل اسمیں بھرے پڑے ہیں بلکہ ایسے معمہ اور چیستان بھی ہیں۔ کہ جنکا حل غالباً مولویصاحب کو بھی معلوم نہ ہوگا۔ اگر ضرورت ہوئی تو پھر کبھی عرض کر دئے جائینگے اب پھر ان مسلمان کہلانے والوں سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا اس خیر امت کی بیماری اور مرض کی حالت میں ایسے ہی حکیم اس کا علاج کر سکتے ہیں جس کا جواب سوائے اس کے کہ "نہیں اور ہرگز نہیں" دیا جائے۔ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ حقیقی طبیب کیطرف جو خدا نے تمہاری حالتوں پر رحم کر کے اس زمانہ میں بھیجا۔ توجہ نہیں کرتے اور کیوں اسکی طرف نہیں آتے۔ یاد رکھو کہ اگر اسی قسم کے حکیموں سے تمنے اپنا علاج کرایا تو آج نہیں تو کل تم ضرور مر جاؤ گے۔ بس ایسی جانکنی اور سکرات کے وقت تم اس مسیح پیٹرنٹ (؟) لیکو جو تمہارے درد کا واحد اور صرف ایک ہی معالج ہے۔ بس تم اپنی جانوں پر رحم کھاؤ۔ اور قادیان میں مبعوث ہونے والے حقیقی اور سچے حکیم کے پاس پہنچو کہ جس کے سوا تمہارے مرض کا دنیا میں کوئی بھی علاج نہیں کر سکتا۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔ (جزاک اللہ خوب لکھا۔ ایڈیٹر)

غیر احمدی اصحاب سے تین سوال

سوال ۱۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا یَسْتَوِی الْاَحْیَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ سورۃ فاطر ع ۳ یعنی مردہ اور زندہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ اب جو لوگ آنحضرت صلعم (فداہ ابی و امی) کو فوت شدہ اور حضرت مسیح کو زندہ مانتے ہیں وہ بتائیں کہ آیت مذکورہ کی رو سے کون افضل ثابت ہوتا ہے آنحضرت صلعم یا مسیح ؟

۲۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَفَمَنْ یَّخْلُقُ کَمَنْ لَّا یَخْلُقُ سورہ نحل ع ۲ کہ خالق غیر خالق سے بہر حال بہتر اور افضل ہوتا ہے اب مسیح کو خالق طیور وغیرہ ماننے والے اس آیت پر غور فرماویں کہ کیا حضرت مسیح آنحضرت صلعم سے افضل ثابت نہیں ہوئے۔ ؟

۳۔ حدیث شریف میں آنحضرت صلعم فرماتے ہیں۔ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما من بنی اٰدم مولود الا یمسہ الشیطٰن حین یولد ..... غیر مریم وابنھا۔ متفق علیہ (مشکوٰۃ باب فی الوسط) کہ ہر ایک بنی آدم کو اسکی پیدائش کے وقت شیطان مس کرتا ہے سوائے مریم اور اسکے بیٹے کے اب اگر ابن مریم سے مراد صرف وہی ابن مریم ہے جو رسولاً الیٰ بنی اسرائیل تھے اور مریم سے مراد بھی صرف انہی کی والدہ ماجدہ ہیں۔ تو ماننا پڑیگا کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور خصوصاً ہمارے آقا سید المرسلین صلعم بھی (نعوذ باللہ) مس شیطان سے محفوظ نہ رہے تھے اور ظاہر ہے کہ ایسا ماننے سے حضرت مسیح علیہ السلام کی تمام انبیاء پر فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

تاج الدین فائل پوری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبائعین کی حالتِ زار

(از مکرمی محمد حسن صاحب شملوی)

پچھلے دنوں ہماری جماعت کے ناظر بیت المال کی طرف سے ایک سرکلر شائع ہوا جسمیں جماعت کو اوس غفلت کو دور کرنے کے لئے تحریک کی گئی جو چندوں کی ادائیگی میں بعض افراد سے وقوع میں آئی اور ہر دانشمند انسان سمجھ سکتا ہے کہ ایسی غفلتوں کا تمام جماعت پر خصوصاً جبکہ وہ ابھی قلیل تعداد میں ہو اثر پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور مالی حالت کے کمزور ہوجانیکا احتمال ہوتا ہے اور جبکہ ہماری جماعت گو خدا تعالے کے فضل سے روز افزوں ترقی پر ہے تاہم ابھی اسکے افراد کی تعداد اسقدر زیادہ نہیں - کہ اس قسم کی لغزشوں کا اوسکی مالی حالت پر اثر نہ ہو اور در آں حالیکہ نہ ہی ہمارے لئے کوئی اور دنیاوی سبیل ایسی ہی جسکے ذریعہ ہمیں بغیر کسی محنت بلکہ محض ایمان فروشی اور بے غیرتی سے روپیہ جمع کرنے کا موقعہ ملتا ہو (خدا تعالے ہمیں ایسی لعنت سے محفوظ ہی رکھے) تو ایک طرف تو ان حالات کے ہوتے ہوئے اور دوسری طرف ہمارے دینی کاروبار کے سرعت کے ساتھ پھیلتے ہوئے اگر ہمارے افسران صیغہ بیت المال وغیرہ کو ایسے اعلانات کرنیکی ضرورت پیش آگئی - تو کونسی قابل اعتراض بات ہے - لیکن ہمارے لاہوری دشمن نے اپنے اخبار پیغام مورخہ ۲۰ جون سنہ ۱۹۲۰ء میں ہمارے اس اعلان پر زیر عنوان "صدر انجمن قادیان کی حالت زار" کچھ خامہ فرسائی کی ہے - اور جس میں ایسی حقیقت کا پتہ چلتا ہے کہ وہ تعصب اور عداوت کی عینک جو ایسے نادان معترضین نے چڑھا رکھی ہے - وہ انہیں ہر بھلائی کو جو ہماری جماعت سے ہو برائی کی شکل میں دکھاتی ہے بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ اصلح و دشمنی کا وہ [illegible] اور وہ کثافت بغض و عناد جو ان لوگوں کے چھپے ہوئے دلوں میں بس گئی ہے وہ انکو عیب چینی اور اتہام بازی کے لئے مجبور کر رہی ہے - اب یہ لاچار ہیں کہ یا تو ہمیں ہماری کامیابیوں پر گھر بیٹھے کڑھیں اور ہم پر بے بنیاد الزامات لگا کر گندی پھونکوں سے اس بڑھتے اور پھیلتے ہوئے نور کو مٹانے کی ناکام کوشش کریں - اور یا اپنی ظاہر اور بین ناکامی پر اپنا سر پیٹیں اور اپنی اس نامراد گھڑی کو یاد کر کے اپنا سر دھنیں - جبکہ انکے منہ سے یہ بات اپنے پیشتر سے گھڑے ہوئے عقیدے اور پہلے سے گانٹھے ہوئے منصوبے کے ماتحت نکل گئی کہ "خلیفہ اب نہیں ہونا چاہئے" غرض انہیں کچھ بھی شبہ نہیں - کہ یہ جلاپا اور آتش حسد نتیجہ ہیں اوس تکبر اور رعونت کا جس نے ان لوگوں کی گردنیں اکڑا دیں جن گردنوں پر وہ سر ہیں جو عجز و انکسار سے مبرا ہونیکی وجہ سے خدا تعالے کی جناب میں جھک نہیں سکتے - اور اس لئے بھی اوس دروازہ پر خم نہیں ہو سکتی کہ ان دماغوں میں تقوے اللہ نہیں رہا - اس لئے کہ تکبر اور تقوے ایک سر میں سما نہیں سکتے - اور یہ نتیجہ ہے خدا تعالی کی قائم کردہ خلافت کے انکار کا - غرض کہاں تک اونکی افسوسناک حالت کا نقشہ کھینچا جاوے ان سے جب کبھی ایسا تذکرہ ہو کہ تم لوگوں کی حالت کیا ہوگئی ہے - ذرا غور تو کرو - تو کہتے ہیں کہ چنداں صبر کرو - دیکھو تو سہی کیا بنتا ہے گویا ان کے خیال میں ہر لمحہ جو اونکی ناپاک زندگیوں پر گذرتا ہے وہ پیش خیمہ ہوتا ہے - ایک ایسے وقت کا جبکہ حضرت مسیح موعود کے اس قائم کردہ سلسلے کا خاتمہ ہو جائے گا اور اسوقت اگر باقی رہ جائینگے تو یہی عقل کے اندھے اور غیرت سے عاری جو کمال بےحیائی سے اب اُن لوگوں کے در نیاز پر پیشانیاں رگڑتے ہیں جنہیں سالہا سال وہ ایک نبی کے منکرین کی جماعت قرار دیتے رہے ہیں الحمد للہ اب وہ حق [illegible] بے غیرتی نے نہ وہ نبی رکھا اور نہ اوسکے منکرین کو ان منکرین خلافت کے مخالف بلکہ اب تو اگر وہ شیر ہیں تو یہ شتر اور اگر وہ چولی ہیں تو یہ دامن - لیکن اسپر بھی کس سادگی سے یہ کہدیا جاتا ہے کہ یہ تو ہماری کامیابی ہے - کہ وہ لوگ (غیر احمدی) اب ہمارے قریب ہوگئے ہیں - لیکن ذرا بھی بصیرت رکھنے والے اصحاب یہ بآسانی سمجھ سکتے ہیں - کہ اونکی مثال اوس لڑکی کی طرح ہے جو کسی چمڑے رنگنے والے کے ہاں بیاہ کر گئی - شروع شروع تو اوس تعفن سے جسکا اوس نئے گھرانے میں ہونا لازمی تھا - اوسکا دماغ اڑا جاتا تھا - لیکن چند دن میں وہ بدبو اسکی ناک میں بس گئی - تو ایکدن اپنی خوشی اس سے کسی تحریش کے پیدا ہونے پر طنزاً کہنے لگی جب سے میں آئی ہوں تمہارے گھر کی بدبو کھو دی - لیکن وہ بدقسمت اس حقیقت سے نا آشنا تھی - کہ مجھ میں ہی ایک تبدیلی پیدا ہوگئی ہے - جو باوجود اب بھی اوس بدبو کے موجود ہونے کے اوسے محسوس نہیں ہونے دیتی اور وہ اعلیٰ جوہر جو اوس تعفن کو محسوس کراتا تھا اب اسمیں نقص واقع ہوگیا ہے - پس یہ ہے اونکی مزعومہ کامیابی کا راز جو اس قصہ سے واضح طور پر ترشح ہوتا ہے - لیکن حالت یہ ہے کہ ہماری جماعت کی ایسی باتوں پر جو محض جماعت کو ہوشیار رہنے اور سست نہ ہونے کیلئے اور اگر کوئی کاہلی محسوس ہوتی ہی ہے - تو اوسکا تدارک کرنیکے لئے جب کوئی نصیحت کی جائے - یا کوئی اسی قسم کا اعلان شائع کیا جائے - جس کا ذکر کرکے میں نے اس مضمون کو شروع کیا ہے - تو یہ نادان اور جاہل ایک طوفان بےتمیزی برپا کرتے ہیں - حاکم پیغام نے اس قسم کی عیب گیریوں اور بے بنیاد الزاموں کا ٹھیکہ لے رکھا ہے - اور مضمون زیر بحث بھی ایڈیٹر صاحب پیغام کی ہی خامہ فرسائی کا نتیجہ ہے - لہذا اب میں اون خرافات و تمسخرات پر جو اوس میں شائع کئے گئے ہیں - کچھ عرض کرتا ہوں وباللہ التوفیق -

وہ یاد رکھیں صاحب (ایڈیٹر پیغام) ناکام نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس بات پر اپنی لفاظی اور فقرہ بازی کو ختم کردیا ہے۔ کہ ہمارے سلسلے میں روپیہ کی قلت سی گھبراہٹ پیدا ہوگئی ہے۔ اور حالت (خدانخواستہ) بہت ابتر ہوگئی ہے۔ اور کہ یہ نتیجہ ہے اس بات کا کہ دنیا میں مشتہر تو یہ کیا جاتا ہے کہ ہماری جماعت میں آئے دن کثرت سے لوگ شریک ہوتے ہیں۔ اور بہت ترقی ہورہی ہے۔ لیکن مالی حالت یہانتک پہنچ گئی ہے۔ کہ اہلکاران سلسلہ کو تنخواہیں بھی بروقت ادا نہیں کیجاتیں۔ لیکن افسوس بلکہ چند افسوس ہے اس اعتراض کو کرتے ہوئے تقوے سے ہرگز کام نہیں لیا گیا۔ اگر ذرہ بھر بھی خوفِ خدا ان کے دلوں میں سرائت کئے ہوتا تو انہیں وہ زمانہ ہرگز نہ بھولتا جبکہ امیر المنکرین دارالامان کی سادہ مومنانہ زندگی سے اکتا کر لاہور اور شملہ جیسی بارونق آبادیوں کی ہواخوری کی جوش سے بیتاب ہوکر موخر الذکر پر دو شہر دونکو مدینۃ المسیح کا خطاب دینے کے لئے وہاں جلوہ افروز ہوئے کہ اسوقت یہ قادیان کے خزانے میں کیا چھوڑ کر آئے تھے اور کتنا قرض اس غریب جماعت پر چھوڑا تھا۔ جو کچھ بھی حالت تھی اسے مولوی محمد علی خوب جانتے ہیں۔ لیکن لطف یہ ہے کہ ان مردہ لوگوں کے لئے ایک موقعہ تھا کہ ہماری جماعت کی اوس روز افزوں ترقی سے جو اوس فتنہ کے بعد برابر جاری رہی سبق سیکھتے اور جان لیتے کہ اگر یہ سلسلہ جس سے اب وہ علیحدہ ہوکر اپنے خودساختہ مدینۃ المسیح میں آبراجے ہیں خدا تعالےٰ کی منشاء کے ماتحت نہیں چل رہا تو اوسوقت کے بعد جبکہ یہ اختلاف ایک خوفناک شکل میں جماعت میں نمودار ہوا تھا اگر یہ سلسلہ مٹ نہ جاتا تو کم از کم اسکی آئندہ ترقی ضرور مسدود ہوجانی چاہیئے تھی۔ جیسا کہ پیامی مع اونکے امیر کے سات سال سے اسکی توقع کرتے چلے آرہے ہیں۔ الغرض جبکہ ایسی کمزوری مالی حالت میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

کے زمانے میں بھی ہوجایا کرتی تھی۔ جس خلافت کو کم از کم ظاہرہ سچا بتلایا جاتا ہے اور یہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اسوقت جماعت ایسی گمراہ نہ تھی جیسا کہ اب قادیان کی جماعت کی حالت ہے۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ ایسے مالی ضعف نعوذ باللہ کسی گمراہی اور خدا تعالےٰ سے عدم تعلق پر دلالت نہیں کرتے بلکہ سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے ماتحت ایسے ابتلا آیا ہی کرتے ہیں۔ جنکا مقابلہ کرنا خدا تعالےٰ کے قائم کردہ خلفاء کا ہی کام ہوتا ہے اور وہ اس فرض کو بخوبی انجام دیتے ہیں۔ اور ہمیشہ ایسی مصائب پر غالب آتے ہیں اور کبھی نہیں گھبراتے۔ بلکہ اولوالعزمی دکھلاتے ہیں پس کیا وہ دل پتھر سے بھی زیادہ سخت نہیں۔ جو باوجود ایسی مصائب کے ہمارے سلسلہ کو پھلتا پھولتا دیکھتے ہیں۔ لیکن ان نشانوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ اور اسپر طرہ یہ کہ ہمیشہ کہا جاتا ہے کہ کچھ دن اور صبر کرو اور ان کے امیر صاحب کی طرف سے اولاً تو اس "کچھ دن کی" مدت کو ایک سال تک محدود کیا گیا تھا۔ کہ اتنی مدت میں قادیان کی جماعت مٹ جائیگی۔ یا صریح خسارہ اٹھائیگی لیکن برعکس اسکے جب ذلت اور مسکنت نے پیام بلڈنگس میں آ ڈیرے جمائے تو اب کوئی ایسا حتمی اعلان تو نہیں کیا جاتا البتہ دبی زبان سے یہ ابھی بھی کہے جارہے ہیں۔ کہ کچھ دن اور صبر کرو لیکن "یہ کچھ دن" کب آئینگے۔ جسکا ان کے پاس تو کیا جواب ہے۔ میں ہی عرض کرتا ہوں کہ یہ زمانہ جب مشاہدہ میں آئیگا جب اللہ تعالےٰ احمدیت کا بول بالا کریگا۔ اور وہ آواز جو پہلے بھی قادیان ہی سے اٹھی تھی اور اب تک وہیں سے بلند ہورہی ہے جب دنیا کو اپنا کرلیگی وہ وقت ہوگا جبکہ ظالموں کی آنکھیں خیرہ ہونگی۔ اور اونکے تخت اور نامراد دل حسرت واندوہ سے پُر ہونگے۔ یہ ایسا ہی دعویٰ نہیں جیسا کہ پیامیوں کا مذکورہ بالا "کچھ دن" والا دعوےٰ ہے بلکہ اس کے ساتھ ہی لاکھ

ہیں جن میں سے ایک بیّن اور زبردست دلیل ہماری روشن اور ظاہر کامیابی ہے۔ اور بمقابلہ اسکے منکرین خلافت کی بیچارگی ذلت اور ناکامی لیکن انکی مزید بےحیائی پر غور کیجئے کہ اگر اس کامیابی کا اظہار ہماری طرف سے بھی کیا جاتا ہے تو اسپر تمسخر اسطرح اڑایا جاتا ہے کہ یہ دکھاوا ہی ہے۔ دراصل یہ محض دھوکہ دہی ہے لیکن کیا میں وہ پارٹی صاحب سے اتنا پوچھنے کی جرأت کرسکتا ہوں۔ کہ وہ بھی کامیابی کے کچھ دلائل اور نشان بتلا سکتے ہیں۔ جسکا دعویٰ بھی محض دبی زبان سے کبھی کیا جاتا ہے۔ تمہارا اخبار ایک پیام ہے جس کے پڑھنے والے خوب جانتے ہیں۔ کہ اسمیں کبھی تمہاری جماعت کا کبھی کسی قسم کی ترقی کا اعلان سال میں دو چار مرتبہ ہوجائے تو ہوجائے اور وہ بھی پانچ چار آدمیوں کی نامکمل فہرست۔ ورنہ اور کوئی ذریعہ بھی تمہاری کامیابی معلوم کرنیکا نہیں۔ لیکن اب سوال یہ ہے کہ تمہاری اپنی جماعت کے لوگوں کو کسطرح یہ خیال ہے کہ وہ دن بدن ترقی کررہی ہیں۔ تو اسکے متعلق جو ہمیں تمہارے ہیڈکوارٹر (لاہور اور شملہ) کا تجربہ ہے وہ تو یہ ہے کہ ان کو یقین دلانے کیلئے آپ کے امارت مآب کی وہ تعلیاں کافی ہوتی ہیں جو وہ اپنے چیلوں کے حلقہ میں عموماً ہانکا کرتے ہیں۔ (یہ مولوی محمد علی صاحب کے ساتھیوں کا انکے چیلے ہونیکی حیثیت میں ذکر اسلئے کیا ہے۔ کہ گو وہ الزام تو ہماری جماعت پر لگایا کرتے ہیں کہ یہ دنیا کے اور گدی نشینوں کی جماعتوں اور سلسلوں کیطرح ایک ہے لیکن انکی اپنی حالت یہ ہے کہ لوگوں کی بیعت لے لیتے ہیں باوجود اس بات کو جانتے ہوئے کہ بیعت کنندہ حضرت مسیح موعود پر ایمان نہیں رکھتا۔ بلکہ وہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت امارت مآب کو ماننے سے اور انپر ایمان لے آنے سے بیڑا پار ہے چنانچہ ایسی چند مثالیں یہاں شملہ پر چیلے دکھانے میں مشاہدہ کی گئیں) بھلا پھر اسکے بعد اپنی ترقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور کامیابی کے لئے جو محض خدا تعالے کے فضل سے ہمیں حاصل ہے - ایک ہی بات کہدینا کافی خیال کرتے ہیں - اور وہ یہ کہ جب کبھی بھی ہماری طرف سے نومبائعین کے نام کی فہرستیں شائع ہوتی ہیں یا ولایت اور امریکہ میں احمدی ہونے والوں کے نام شائع کئے جاتے ہیں تو اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ یہ سب فرضی نام ہیں - جو لوگوں کو دہوکہ دینے کو شائع کئے جاتے ہیں - لیکن انکے اس لکھنے پر ہمنے متعدد مرتبہ انہیں چیلنج دیا اور اب بھی دیتے ہیں کہ ان میں سے چند ہی نام ایسے نکال دو جنہیں خواہ مخواہ شائع کیا گیا ہو در اصل وہ احمدی نہوئے ہوں لیکن پیامی کیمپ سے صدائے برنخواست - بلکہ اس قسم کا چیلنج ہمارے ولایت کے مبلغین کیطرف سے بھی انہیں دیا گیا کہ ثابت کرو کہ ہمیں کامیابی نہیں ہو رہی - بلکہ ہم دہوکہ دہی سے ادہر ادہر سے نام لیکر شائع کر دیتے ہیں - بلکہ یہانتک کہا گیا کہ اگر تم چاہو تو تمہارے شائع کئے ہوئے انگریزوں کے نام مخفی جعلی ثابت کئے جائیں یا یہ کہ جنکے نام ہیں وہ در اصل اسلام نہیں لائے تو ہم خدا کے فضل سے ایسا کرنیکو بھی ہر طرح اور ہر وقت تیار ہیں - لیکن اسکا بھی جواب خاموشی سے ہی دیا گیا ہے - پیامی ہمسے ہماری کامیابی اور اپنی بیچارگی کا اس سے بڑہکر اور کیا ثبوت چاہتے ہیں -

بقیہ اور اس ناکامی کو جو انکو ولایت میں دیکھنی پڑ رہی ہے - انکے بلال ڈوننگ نے بھی تسلیم کیا ہے جبکہ انہوں نے پیغام صلح میں اعتراف کیا کہ جبتک میں ولایت میں تہا بڑی کامیابی ہوئی - اور ڈوننگ مدعی ہے - کہ یہ میری ہی دعاؤں کا نتیجہ تہا - لیکن اب جبکہ میں یہیں چلا آیا - اب کیا وجہ ہے کہ انگریز مسلمان نہیں ہوتے

دوسرا ناپاک اتہام جو ہمپر لگایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ہمنے مسجد احمدیہ لنڈن کے لئے جو روپیہ جمع کیا ہے - اسمیں زیادہ حصہ غیر احمدیوں کا شامل ہے - اس کا ایک جواب تو ہمارے سلسلے کے اخبار الفضل میں دیدیا گیا ہے - جہاں کل رقم جو غیر احمدیوں ہندوؤں اور سکہوں سے وصول ہوئی ہے قریب پانچ سو روپے بتلائی گئی ہے - اور وہ بھی ہمنے بے خیالی سے کاسہ گدائی ہاتہ میں لیکر ان لوگوں سے نہیں لی - بلکہ خود ان کی حسن عقیدت نے ان سے یہ رقم دلوائی اور دوسرا جواب اسکا یہ ہے کہ لعنت اللہ علے الکاذبین - لیکن تیسرا جواب بھی میں عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں - کیونکہ اپنی عادت دیرینہ اور شقاوت قلبی کیوجہ سے پیغام کہہ سکتا ہے کہ ہم کسی بات کے دلائل پیش نہیں کیا کرتے بلکہ محض لعنت ملامت پر ہی قصہ کو ختم کر دیا کرتے ہیں - سو وہ کان کہولکر سن لیں کہ ہمارا آجتک کا طرز عمل یہی رہا ہے کہ ہم غیر احمدیوں سے کبھی چندے مانگا نہیں کرتے بلکہ اسکا پیامیوں کو بھی علم اور یقین ہے - جب بھی تو محض یہ الزام لگا دیا گیا ہے جسکا ثبوت کوئی نہیں دیا گیا - البتہ اگر کوئی غیر احمدی ہمسے حسن عقیدت رکہتے ہوئے کسی مد میں کچھ چندہ دیتا ہے - تو اوسے ضرور شکریہ کیساتھ قبول کیا جاتا ہے - لیکن بمقابلہ اسکے اگر ہم ایسا الزام لگانے والوں کی نیتوں کو ٹٹولتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ انکا تو کاروبار ہی اغیار کے چندوں پر چل رہا ہے - اور ان لوگوں سے اپیلیں کی جاتی ہیں - یہ سمجھا کر کہ بہائیو یہ تمہارا ہی کام ہے اسکی ہماری انجمن سے کوئی خصوصیت نہیں - اور واقعی خصوصیت بھی کیوں ہونے لگی جبکہ حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کی تبلیغ کرنا انکے نزدیک مہلک زہر کا حکم رکہتا ہے تو غیر احمدیوں کو انکی طرز تبلیغ پر کیوں اعتراض ہونے لگا - اسیطرح پر جہاں وہ ایمان فروشی پر اسطرح تلے ہوئے ہیں کہ آئے دن اون سنہری پیلی تہیلیوں کی دل خوش کن جھنکار سے اپنے وہ عقائد جن پر کبھی وہ بدل قائم تہے ترک کرتے جاتے ہیں - تو دوسری طرف مخالفین کی کسی مخالفت پر جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کا یونکی شکل میں بھی ہو انہیں ایک لفظ لکہنے کی جرأت نہیں ہو سکتی - اور اگر کبھی یہ بیغیرتی کا پردہ اٹہا بھی ہے - اور کچھ کہنا بھی چاہتے ہیں - تو مولوی ثناء اللہ جیسے دشمنان سلسلہ حقہ انسے دست و گریبان ہوتے ہیں - چنانچہ پچھلے دنوں مولوی مذکور نے پیامیوں کو للکار کر کہا تہا کہ تم ہماری مخالفت کس منہ سے کر سکتے ہو اور کس برتے پر یہ کہتے ہو کہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کی سچائی کا ثبوت ہے کہ ہم لوگ جو انکے نام لیوا ہیں - ولایت میں اپنی کامیابی کے ساتہ کام کر رہے ہیں - کیونکہ یہ جو مشین چل رہی ہے - اوسکے کل پرزے تو ہم ہیں کیا قدوائی مرزا صاحب کا ماننے والا ہے - کیا ملک عبد القیوم بھی احمدی ہے اور کیا بیگم بہوپال بھی پیامی ہے پہر ثابت کرو کہ نظام حیدر آباد بھی تمہارے ساتہ ہے - اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ایسی ڈینگیں مارتے ہوئے اپنے انجام پر نظر رکہو کہ ہمارا روپیہ بند ہو نیسے تمہارا سلسلہ ہی درہم برہم ہو جاتا ہے - پس یہ ایک بجلی تہی جو پیام بلڈنگس کے مکینوں پر ہی نہیں بلکہ پیغام کے تمام نامہ نگاروں پر گر گئی - اور جس نے انہیں اس قابل نہ چھوڑا کہ آجتک جبکہ مولوی ثناء اللہ کو اس حقیقت کو آشکار کئے قریب قریب سال بہر کے ہونے آیا اسپر کچھ لکہہ سکتے - اور لکہتے بھی کیوں انہیں اپنی روزی کا بھی تو فکر تہا - غرض دنیا کو محض لفاظی سے دہوکا دینا محال ہے کسی سچائی کو اگر تمہارے پاس ہے تو پیش کرو - اس سے تو خاموشی بہتر ہے - خدا تمہیں سمجھ عطا فرما وے اور ہدایت دے - آمین -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ہم نبوۃ کو اکتسابی مانتے ہیں

غیر مبائعین کی طرف سے ہم پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ گویا ہم نبوت کو کسبی مانتے ہیں۔ اور دلیل اسکی یہ دی جاتی ہے کہ جب تم سورہ فاتحہ کی آیت اھدنا الصراط المستقیم ۵ صراط الذین انعمت علیھم سے اجراء نبوت کو ثابت کرتے ہو۔ اور یہ آیت ہے دعا کے رنگ میں تو جو چیز دعاء سے ملیگی وہ وہبی نہیں بلکہ کسبی ہوگی۔ اس لئے نبوت کو کسبی ماننا پڑیگا۔

جواب یہ محض غلطی سے سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ جو چیز دعاء کے بعد ملے وہ کسبی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں صاف لکھا ہے کہ حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی دعا سے نبی بنائے گئے تھے جیسا کہ لکھا ہے وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَھْلِیْ ھٰرُوْنَ اَخِیْ سورہ طٰہٰ ع ۲ یعنی جب خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ یا الٰہی میرے ساتھ میرے بھائی ہارون کو بھی نبی بنا کر مددگار کے طور پر بھیجدیں خدا تعالیٰ نے جواب دیا۔ قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَکَ یَا مُوْسٰی یعنی اے موسیٰ تیری دعا قبول ہوگئی۔ چنانچہ وہ بھی آپ کے ساتھ نبی بنا کر بھیجدے گئے۔ پھر باوجود اس کے فرمایا۔ وَوَھَبْنَا لَہٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاہُ ھٰرُوْنَ نَبِیًّا سورہ مریم ع ۴ یعنی حضرت موسیٰ کو حضرت ہارون ہم نے محض اپنی رحمت سے وہبی طور پر دیا تھا۔ اگر وہ دعا کے مفہوم پر غور فرماویں تو انہیں معلوم ہوگا۔ کہ دعا کے در اصل معنے ہی یہ ہیں۔ کہ ایک کام جو ہم اپنی محنت اور کسب سے نہیں کر سکتے۔ اس کیلئے خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اے خدا تو اپنے فضل اور رحم سے ہمارا یہ کام کردے کیونکہ ہماری کوشش سے یہ نہیں ہو سکتا۔ کبھی کوئی یہ دعا نہیں کریگا۔ کہ الٰہی محض اپنے فضل سے وہ پانی جو گڑھے میں پڑا ہوا ہے۔ میرے منہ میں ڈالدے سئے کہ وہ انسان خود آسانی سے لیکر منہ میں ڈال سکتا ہے۔ تو دعا در اصل کی ہی وہاں جاتی ہے جہاں کسب کچھ نہیں کر سکتا۔ پس دعاء کسی چیز کے وہبی بننے کو ہرگز مانع نہیں ہے۔ اور وہبی کے ہرگز یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ وہ بغیر کسی قسم کی محنت اور دعاء کے ملے۔ بلکہ محنت تو وہبی اور کسبی دونوں میں ہی ہوتی ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے۔ کہ کسبی وہ کہلاتی ہے۔ جو محنت کا لازمی نتیجہ ہو اور وہبی میں یہ بات نہیں۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ اس کا بدلہ نہ ہی دیا جائے۔ جیسا کہ اولاد وغیرہ کا ملنا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ (سورۃ شوریٰ) یعنی خدا تعالیٰ اولاد وہبی طور پر دیا کرتا ہے۔ حالانکہ اسمیں محنت بھی کرنی پڑتی ہے اور لوگ اولاد حاصل کرنے کے لئے دعائیں بھی کیا کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ ہماری محبت سے ہی ملتے ہیں پس باوجود یہ دعا کرنے کے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم یعنی ہم کو صالحین۔ شہداء صدیق۔ اور نبیوں میں سے بنا تب بھی نبوۃ کسبی نہیں ہو جاتی بلکہ وہبی ہی رہتی ہے۔

تاج الدین (لائل پوری) متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

ثنائی ہرزہ درائی اس رسالہ میں امرتسری یہودی کی وہ گالیاں جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دی ہیں۔ ردیف وار الف سے لیکر ی تک درج کرکے اسکا یہ قرضہ احمدیوں کے ذمہ واجب الاداء سمجھکر خدا کے فضل سے ایسا بے باق کردیا ہے کہ ایک کوڑی بھی اوسکی احمدیوں کے ذمہ باقی نہیں رکھی قابل دید رسالہ ہے قیمت ۲/

منیجر فاروق۔ قادیان

"لم یبق من النبوۃ الا المبشرات"

ہمارے مخالف مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوۃ کا انکار کرتے وقت محولہ بالا حدیث کو بھی پیش کرتے ہیں۔ اور استدلال کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کیونکر نبی ہو سکتے ہیں جبکہ حدیث میں صاف آگیا ہے۔ کہ نبوۃ سوائے مبشرات کے منقطع ہو چکی ہے۔ اور اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔

ضد و تعصب انسان کو کہاں تک پہنچا دیتا ہے کہ خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں۔ جبکہ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ مسیح ناصری علیہ السلام جب دوبارہ آئینگے تو بہر حال نبی ہونگے۔ اور یہی قرین قیاس بھی ہے۔ کیونکہ نبوت ایک انعام ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم کہ اللہ تعالیٰ کسی کی نعمت کو نہیں چھینتا جب تک کہ وہ منعم علیہ خود اپنی حالت میں تغیر نہ پیدا کرلے۔ پس مسیح اگر دوبارہ آئیں تو ضرور ہے کہ وہ نبی ہوں۔ اور اسیطرح مستقل رسول ہوں۔ اس صورت میں یہ اعتقاد رکھنا کہ نبوۃ بند ہے ایک لغو اور بیہودہ خیال ہے۔

اب ہم کہتے ہیں کہ اچھا بتاؤ۔ کیا انذارات باقی ہیں۔ یا نہیں۔ صورت ثانیہ تو بدیہی البطلان ہے کیونکہ ہزاروں مومنوں کو ڈرانے والی خوابیں آتی ہیں۔ اور وہ پوری ہو جاتی ہیں پس اس سے تو گریز نہیں ہو سکتا۔ کہ انذارات باقی ہیں۔

پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وما نرسل المرسلین الا مبشرین و منذرین کہ ہم رسولوں کو بشیر و نذیر بنا کر بھیجا کرتے ہیں۔ گویا بشارت اور انذار نبوت کے دو حصے ہیں اور پہلے جزء کو تو حدیث مذکورہ بالا میں ہی مستثنیٰ کر دیا گیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باقی جزء ثانی مشاہدہ سے پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی لہذا نبوت کے دو نو پہلو باقی ہیں اور جب خیر امت کے کسی فرد میں یہ دو نو پہلو جمع ہو جائیں تو وہ نبی ہوگا بموجب آیت مذکورہ

اعتراض یہ ہے جو اوپر معنے بیان کئے ہیں ان پر غیر احمدی اصحاب یہ اعتراض کرتے ہیں کہ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے کچھ معنے ہی نہیں بنتے۔ کہ "نبوۃ میں سے نبوۃ باقی ہے"۔ لہذا تمہارے معنی غلط ہیں۔

جواب اس کا مختصر جواب یہ ہے۔ کہ شریعت لانا ہی نبیوں کا ہی کام ہے۔ اور غیر نبی کبھی شریعت نہیں لاتا۔ باقی یہ بات علیحدہ ہے کہ بعض نبی بغیر شریعت کے بھی نبی ہوتے ہیں۔ بہرحال شریعت لانا صرف نبی کا کام ہے۔ گویا شریعت لانا ہی نبی کا فرض ہے لیکن اب چونکہ شریعت بند ہے۔ اس لئے فرمایا لم یبق من النبوۃ الا المبشرات سو جس جگہ جہاں النبوۃ کا لفظ ہے اس سے مراد وہ نبی ہے۔ کہ جو شریعت بھی ساتھ لاتا ہے اور استثنیٰ کے بعد شریعت والے پہلو کو مستثنیٰ کر دیا۔ پس یہ اعتراض دور ہو گیا۔ اور یہ بات یاد رہے۔ کہ اگر کوئی نبی شریعت نہ لاوے تو وہ نبی نہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ کتنے نبی ایسے آئے ہیں۔ کہ وہ کوئی شریعت نہ لائے تھے۔ اور باوجود اسکے نبی تھے۔

اور پھر آیت مذکورہ بھی اس کی تائید کر رہی ہے۔ کیونکہ فرمایا ہے۔ کہ ہم رسولوں کو مبشر و منذر بنا کر بھیجا کرتے ہیں۔ یہ نہیں فرمایا۔ کہ رسولوں کی لئے شریعت لانا ضروری ہے۔

(صدر ذکا جالندھری متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان)

"کیا عیسائیت کی حکومت اسکی صداقت کی دلیل ہے"

پادری صاحبان اپنے مشن کی دلیل صداقت یہ بھی بیان کیا کرتے ہیں۔ کہ چونکہ ہم دنیا میں ترقی کر رہے ہیں۔ اس لئے معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ ہم سے پیار کرتا ہے۔ تب ہی تو ہماری نصرت کرتا ہے اور باقی دنیا مغلوب ہو رہی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا ان پر شفقت کا ہاتھ نہیں تب ہی تو وہ ذلت و خواری کا منہ دیکھ رہے ہیں۔

یہ ایک ایسا دھوکہ ہے جو ہزاروں انسانوں کو راستہ سے دور کرنے والا ہے۔ لیکن اگر ذرا غور کیا جاوے تو اس بات کی ساری حقیقت معلوم ہو سکتی ہے۔ کیونکہ جب آج سے ایک زمانہ میں عیسائی لوگ غاروں اور جنگلوں میں پناہ لیتے تھے۔ اور کوئی اپنا یار و مددگار نہ پاتے تھے۔ اور ہر طرح کی مصائب کے وارث بن رہے تھے۔ اور ان کی جانیں خطرہ میں رہتی تھیں۔ تو کیا اسوقت عیسائیت جھوٹی تھی۔ اور اس وقت اس میں یہ نور و صداقت کا زور نہ تھا۔ جواب ہے۔ اور کیا اسوقت کی عیسائی لوگ خدا کی نظر میں شریر و بدکار تھے۔ جو وہ ان مظالم کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ اور کیا ان کے گناہوں کو کفارہ نے دور نہ کیا تھا۔ یا وہ کفارہ کو درست و جائز طریق تسلیم نہ کرتے تھے۔ اگر نہیں اور ضرور نہیں۔ تو پھر کیوں باپ کی نظر میں مورد عذاب تھے۔ اور کیوں ان پر آفتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔ اور کیوں ان کو کفارہ کے ثبوت نے ان تکالیف سے نہ بچایا حتی کہ وہ اس دنیا سے گزر گئے۔ اور ان تکالیف

کو ان سے دور نہ کیا گیا۔ اب اگر عیش و آرام کا ملنا اور حکومت ملنا صداقت کا معیار ہیں۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ لوگوں کے بزرگ خدا کی نظر میں مقبول نہ تھے۔ اور پھر ایک معمہ پیش آئیگا وہ یہ کہ اگر ان کا تعلق اللہ تعالیٰ سے نہ تھا۔ اور خدا انکی تائید و نصرت نہ کرتا تھا تو پھر موجودہ عیسائیوں نے کہاں سے وہ مذہب سیکھا۔ جس سے انہوں نے خدا کو راضی کر لیا۔ اور اس نے ان کو حکومت کی باگ سپرد کر دی۔ پھر اس سے بڑھکر یہ سوال بھی بہت اہم ہے کہ خود یسوع مسیح بھی کوئی حکومت نہ رکھتا تھا۔ بلکہ رومی سلطنت کے ماتحت رہتا تھا حکومت تو الگ وہ تو کوئی معمولی عہدہ بھی نہ رکھتا تھا۔ کیا عیسائی لوگ اس معیار کے رو سے آپ کی صداقت کو غلط ثابت کرنے کے لئے طیار ہیں۔ جب نہیں تو کیوں مخلوق کو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ چونکہ ہم حاکم ہیں۔ اس لئے ہم خدا کے پیارے ہیں۔

یورو پین اور تعلیم عیسائیت پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ جن لوگوں کی حکومت بڑھ رہی ہے۔ اور تمدن ترقی ہو رہی ہے۔ وہ تو اکثر خدا کی ہستی ہی سے منکر ہیں۔ چہ جائیکہ وہ تین خدا مانیں اور عیسائیت کی تعلیم پر عمل پیرا ہوں۔

بھلا کون عیسائی اس تعلیم پر عمل کرنے کو تیار ہے۔ کہ اگر کوئی تیرے ایک گال پر طمانچہ مارے تو تو دوسرا بھی پھیر دے۔

اور کون عقلمند اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ اگر زید کے پیٹ میں درد ہو۔ اور بکر دوائی کھالے تو اسکو آرام ہو جائیگا۔

پھر کیونکر کہا جاتا ہے کہ عیسائیت کی ترقی ہو رہی ہے پس عیسائی حکام تو نکی ترقی عیسائی مذہب کی سچائی پر دال نہیں خصوصاً اس لئے کہ انجیل میں ذکر آتا ہے۔ شیطان نے حضرت یسوع کو خزانے وغیرہ دکھا کر کہا کہ اگر تو مجھے سجدہ کرے تو میں سب کچھ دونگا آپ نے انکار کیا اسلئے دنیا سے حصہ نہ پایا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پادری صاحبان اپنی دولت پر نازاں ہیں مگر ہمان کے ایمان کا ثبوت نہیں۔

ایمان کا ثبوت دینا ہے تو اس معیار سے دیں۔ جو انجیل میں آیا ہے۔ یہ کہ اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا تو پہاڑ کو کہو کہ یہاں سے چلا جا۔ تو وہ چلا جائیگا۔

امت محمدیہ میں نبوت

من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبین والصدیقین والشہداء والصالحین ۝ ترجمہ جو شخص اطاعت کرے اللہ اور اس کے رسول کی وہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جن پر اللہ تعالٰے نے انعام کیا نبیوں صدیقوں شہدا صالحین میں سے۔

کہا جاتا ہے کہ اس آیت شریفہ میں اللہ تعالٰے اور رسول مقبول کی اطاعت کرنیوالوں کو یہ بشارت دی گئی ہے کہ انکو انبیاء اصدقا شہدا اور صلحا کی معیت ملیگی نہ کہ وہ خود نبی صدیق شہید اور صالح بن جائینگے۔ باقی رہا یہ کہ اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت سے کوئی شخص فی الحقیقت صدیق شہید اور صالح بن سکتا ہے۔ یا نہیں۔ سو بن سکتا ہے مگر قرآن مجید کی دوسری آیت کے ماتحت جو یہ ہے والذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون والشہداء عند ربہم لہم اجرہم ونورہم ۝ اس میں اس بحث میں نہیں پڑتا۔ کہ پہلی آیت میں "الرسول" ہے اور دوسری میں "رسلہ" اور پہلی میں اطاعت کا ذکر ہے اور دوسری میں ایمان کا وغیرہ وغیرہ۔

میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلی آیت میں جو انعم اللہ علیہم من النبین والصدیقین والشہداء والصالحین درج ہے۔ آیا اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ کہ یہ چاروں درجات منعم علیہم کے ہیں ظاہر ہے کہ اسکے ماننے میں کسیکو چارہ نہیں لیکن یہ ایک سوال ہے جسکا حل کرنا ضروری ہے۔

۱۔ آیا نبوت موہبت ہے؟ تو پھر صدیقیت شہادت وغیرہ کیوں موہبت نہیں؟ اور اگر نبوۃ بھی صدیقیت۔ شہادت کیطرح انعام الٰہی ہے تو پھر دعاء اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کی رو سے کیوں ناممکن الحصول ہے کیا خدا تعالٰے کو (معاذ اللہ) یہ علم نہ تھا کہ الذین انعمت علیہم میں نبوت بھی شامل ہے۔ جسکا عطا فرمانا امت محمدیہ کیلئے ناجائز ہے اسلئے اسکو انعام الٰہی کے فہرست سے نکالا جائے۔

حقیقت حال یہ ہے کہ ماقدروا اللہ حق قدرہ کے ماتحت اگر لوگوں نے اللہ تعالٰے کو کما حقہ نہیں پہنچانا تھا تو بروز کائنات فخر موجودات سید ولد آدم حضرت محمد رسول اللہ صلعم کو بھی نہیں پہچانا۔

اللہ تعالٰے نے جب ایک طرف آپکی یہ خصوصیت بیان فرمائی کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبین یعنی آپ اور رسولوں کی طرح رسول اللہ ہیں۔ اور ہر رسول اپنی امت کا باپ ہوتا ہے (النبی اولی بالمومنین من انفسہم وازواجہ امہاتہم) اسکا بھی اگر جسمانی لڑکا نہیں تو روحانی لڑکے بیشمار ہیں اور ان میں سے فخر یہ ہے کہ اسکے بیٹے مقام نبوت حاصل کرینگے۔ جسکو پہلے انبیاء کے روحانی بیٹے حاصل نہیں کر سکے۔ پھر دوسری طرف یہ بیان فرمایا کہ من یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبین والصدیقین والشہداء والصالحین۔ یعنی اس رسول خاتم النبین کی امت میں یہ خصوصیت ہے کہ اسکی اطاعت کرنیوالے مقام نبوت بھی حاصل کر لینگے۔ رہا یہ کہ "مع" کے معنے "فی" کیوں قرار دئے جاتے ہیں سو اسی پانچویں سپارہ کے آخری رکوع میں اللہ تعالٰے فرماتا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَہُمْ نَصِیْرًا اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰہِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَہُمْ لِلّٰہِ فَاُولٰئِکَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ یہاں مع المومنین کے معنے فی المومنین ہیں۔

اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ نبوت موہبت ہے دعا اور کسی سے حاصل نہیں ہو سکتی اسلئے قرآن سے ایک بات عرض کرتا ہوں۔ شائد کسی روح کو فائدہ پہنچ جائے۔ اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ للہ ملک السموات والارض یخلق ما یشاء یہب لمن یشاء اناثا ویہب لمن یشاء الذکور او یزوجہم ذکرانا واناثا ویجعل من یشاء عقیما انہ علیم قدیر ۝ یعنی آسمانوں اور زمین کے بادشاہی اللہ تعالٰی کی ہے پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے جسکو چاہتا ہے لڑکی عطا فرماتا ہے اور جسکو چاہتا ہے لڑکا۔ اور جسکو چاہتا ہے لڑکے لڑکیاں دونوں عطا فرما دیتا اور جسکو چاہتا ہے بانجھ بنا دیتا ہے۔ کیونکہ وہ علیم اللہ قدیر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ لڑکے لڑکیاں عطا فرمانا موہبت الٰہی ہے لیکن دوسری جگہ قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہیعص ذکر رحمت ربک عبدہ زکریا۔ اذ نادٰی ربہ نداء خفیا ... فہب لی من لدنک ولیا حکم ہوتا ہے انا نبشرک بغلام اسمہ یحیٰی۔ مطلب ان آیات کا یہ ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام کے اولاد نہ تھی اور پیر فرتوت ہو گئے۔ جناب الٰہی میں دعا کی کہ الٰہی فرزند صالح عطا فرما حکم ہوتا ہے۔ اچھا ہم یحیٰی نام بچہ عطا فرما دینگے۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ بچہ جو دعاء سے عطا ہوا ان بچوں جیسا ہے یا نہیں جو بطور موہبت الٰہی کے ماتحت پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کئی ایسے بچوں سے ہزارہا درجہ بڑھکر یہ بچہ ہے پس بیشک نبوت موہبت الٰہی ہے لیکن دعاء سے امت محمدیہ میں اسکا حاصل ہو جانا موہبت کے منافی نہیں۔ بلکہ صراط الذین انعمت علیہم کی دعاء امت محمدیہ کو اسی لئے تعلیم فرمائی گئی ہے۔ فتدبروا تکن من المتشکرین

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

خاکسار غلام محی الدین انور جزاک اللہ

اللہ ہی شافی ہے

مندرجہ ذیل ادویہ کو پورے تجربہ کے بعد نہایت مفید پایا ہے چنانچہ اسکے استعمال سے نوے فیصدی مریض بالکل صحتیاب ہوئے ہیں اسلیئے یہ رعایت رکھدی ہے کہ اگر کسی شخص کو فائدہ نہ ہو حلفیہ بیان کرکے اپنی قیمت واپس لے سکتا ہے۔ حلف جسطرح ہم لکھیں اٹھانی ہوگی۔ مریض کو اپنے پورے حالات لکھنے پر دوائی ارسال ہوگی بغیر تشخیص مرض دوا نہ بھیجی جائیگی۔

سفوف دافع جریان و سیلان منی مرد کیلئے اور عورت کے لئے فی تولہ ۲ر

گولیاں دافع احتباس۔ یعنی جس عورت کو ماہواری ایام کم آتی ہوں یا بالکل بند ہوں یا سخت درد سے ہوتی ہوں یا مدت معینہ سے کم و بیش دنوں میں آتا ہو۔ فی گولی ۲ر

گولیاں دافع استحاضہ جس عورت کو ماہواری خون کثرت سے آتا ہو۔ یا مہینہ میں دو تین بار آتا ہو جسکی وجہ سے وہ کمزور ہوگئی ہو۔ فی تولہ
مقدار دوا۔ ہر ایک مریض کو آٹھ خوراک سے لیکر بتیس خوراک تک بیماری کی کمی بیشی پر دوائی کھانی پڑتی ہے۔ محصولڈاک بذمہ خریدار

فاروقی خضاب

یہ خضاب نواب جسکا نشان (ٹریڈ مارک) منارۃ المسیح ہے بالوں کو سیاہ کرنے میں لاثانی ہے۔ اسکو لگا کر باندھنے وغیرہ کی کوئی دقت نہیں۔ چند منٹوں میں بال سیاہ ہو کر مثل ریشم کے ہو جاتے ہیں کسی قسم کی سوزش یا تکلیف مثل بعض دیگر خضابوں کے اسکے لگانے سے نہیں ہوتی۔ عورتوں اور مردوں کو یکساں مفید ہے۔ ایک لمبے تجربہ کے بعد ہم یہ کہنے کے قابل ہوگئے ہیں کہ ہمارا خضاب عمدگی اور ارزانی میں موجودہ تمام خضابوں سے بڑھکر ہے۔ ایکبار تھوڑے پیسے خرچ کرکے اسکو منگا کر آزمائیے۔ اگر واقعی اچھا ہو تو ہمیشہ لگائیے۔ ورنہ پھر کبھی اسکے نزدیک نہ جائے۔ یا تو چند پیسے ہمنے ایکمرتبہ آپسے ٹھگ لئے یا انشاء اللہ ہمیشہ کیلئے آپ ہمارے خریدار ہوگئے آزمائش شرط ہے۔ یہ کاٹھ کی ہانڈی نہیں جو ایکدفعہ چولہے پر رکھتے جل جائے۔ قیمت ایک شیشی ایک روپیہ معہ برش ۱۲ار تین شیشی الگ برش ۷ر چھ شیشی ایک برش
محصولڈاک معہ پیکنگ خرچ ایک شیشی تین شیشی چھ شیشی

محمد اسمٰعیل برادر زادہ الفضل سکرٹری فاروق منزل قادیان۔ گورداسپور

مجرب دوائیں طلب فرمائیں

(۱) **شربت فولاد**۔ جو طاقت اور خون صالح پیدا کرتا ہے۔ قوت ہاضمہ کو قوی کرتا ہے اعضاء رئیسہ کو تقویت بخشتا ہے فی بوتل کلاں ۱ر

(۲) **شربت دافع قبض** قبض کو رفع کرتا ہے اور بلا کسی ضعف و کمزوری کے اجابت بافراغت روزانہ ہو جاتی ہے کسی قسم کا پرہیز نہیں فی بوتل کلاں ۱ر

(۳) **چٹنی** نہایت خوش ذائقہ ہے غذا کو ہضم کرتی اور اشتہا کو بڑھاتی ہے۔ فی سیر ایک روپیہ عہ ر

(۴) **بخار کی گولیاں** یہ گولیاں ہر قسم کے بخار کو دور کرکے خون کو صاف کرتی ہیں۔ اور قبض نہیں ہونے دیتیں۔ فی درجن ۴ر

(۵) **حب قبض کشا** ہر قسم کی قبض کو دفع کرتی ہیں۔ اور بھوک لگاتی ہیں۔ فی درجن ۴ر

(۶) علاوہ ازیں ایسے مایوس مریضوں کا جن کے اولاد نہیں ہوتی اور تمام عمر علاج کرتے کرتے گذر گئی اور پھر ناکام رہے۔ خدا کے فضل سے اگر وہ میرا علاج شروع کردیں تو انشاء اللہ اس قادر مطلق کے حکم سے اور حضرت مسیح موعودؑ کے صدقہ سے اونکے گھر اولاد ہوگی۔ جو مفصل حالات لکھکر بھیجدیں اونکا علاج کیا جائیگا اور کامیابی خدا کے فضل و رحم سے ضرور ہوگی۔ خدا کی ذات سے ناامید ہونا مومن کی شان نہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اس عاجز کے تیار کردہ شربت فولاد اور چٹنی کا استعمال فرمایا ہے۔ ہر دو ادویات کو مفید پاکر ارشاد کیا ہے کہ میری تیار کردہ ادویات کو حاجتمند احباب ضرور استعمال کریں میں اور دوائیں بھی تیار کرتا ہوں جنکی تفصیل مفصلہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کرنے پر معلوم ہو سکتی ہے ادویات مندرجہ بالا سریع التاثیر اور مفید تر ہیں محصولڈاک بذمہ خریدار

المشتہر
حکیم نور احمد احمدی اینڈ کو تاجران پٹینٹ۔ اکولہ۔ برار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا۔

سرمہ ممیرا اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزار ہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شائع کیا اور خدا کا شکر ہے کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ محمد اسد علی ذاتک

میں اس سرمہ اور ممیرے کو محض اچھی نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفہ اول رض کا تجویز کردہ ہے جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کو استعمال کریں حضرت حکیم الامۃ نے اسکے متعلق فرمایا "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ پڑبال دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ سبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند و دیگر امراض کیلئے مفید ہے قیمت سرمہ اول فی تولہ ۸ر اصلی ممیرا کی قیمت فی تولہ عہ یہ سرمہ جنکی آنکھیں دکھتی ہوں انکے لئے بہت مفید ہے اور مجرب اور مقوی بصر ہے خصوصاً طلباء کیلئے

ست سلاجیت۔ محیط اعظم سے نقل کیا ہے جسکی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء و نافع مرض مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و خبث فساد بلغم۔ و قاتل کرم شکم عفونت۔ سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و درد مفاصل کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود بہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول فی تولہ عہ

المشتہر
احمد نور کابلی۔ تاجر مہاجر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

مہتمم۔ مولوی نظام الدین صاحب۔ قادیان ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر ایم قاسم علی کے فاروق منزل سے شائع کیا)